السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رجب کو بعض لوگ کونڈے دیتے ہیں یہ کب اور کس تاریخ سے ایجاد ہوئے اس کی اصل کیا ہے نیز ان کا شرعا کیا حکم ہے؟22

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رجب کے کونڈوں کے سلسلے میں ایک جعلی فرضی اور بے بنیاد حکایت بیان کی جاتی ہے جس کو منشی جمیل احمد نےاپنے منظوم کلام میں بڑے مزے لے کر بیان کیا ہے کہ مدینہ میں ایک لکڑہارے کو فقروفاقہ ۔نے 22 آگھیرا۔ اوروہ گھر بار کو خیر باد کہہ کر مارے مصیبت کے بارہ سال تک دردر کی ٹھوکریں کھاتا رہا۔ دوسری طرف اس کی بیوی نے مینے میں ایک وزیر کے محل میں ملازمت اختیار کرلی ایک روز یہاں محل کے سامنے سے حضرت جعفر صادق کااپنے مصاحبوں کے ہمراہ گزر ہوا۔ اس وقت یہ عورت.جھاڑو دے رہی تھی دریافت فرماتے ہیں آج کونسی تاریخ ہے عرض کیا جاتا ہے کہ رجب کی بائیسویں تاریخ ہے فرمایا اگر کسی حاجت مند کی حاجت پوری نہ ہوتی ہو مشکل میں پھنسا ہوا ہو مشکل کشائی نہیں ہورہی تو اس کو چاہیے کہ نئے کونڈے لائے اوران میں پوریاں بھر کر میری فاتحہ پڑھے پھر میرے وسیلے سے دعا مانگے اگر اس کی حاجت روائی اور مشکل کشائی نہ ہوئی تو وہ قیامت کے روز میرا دامن پکڑسکتا ہے مذکورہ عورت نے اس ورد کے مطابق عمل کیا اس کے نتیجہ میں خاوند ایک مدفون خزانہ لے کر واپس آگیا فقروفاقہ کے دن امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ میں بدل گئے ہمارے معزز ومکرم دوست مولانا فضل الرحمن اپنے کتابچہ "رجب کے کونڈے "میں تفصیلی کہانی کے اختتام پر رقمطراز ہیں۔

یہ من گھڑت قصہ ہے کہ اس کی کوئی سند نہیں کسی بھی مستند کتاب میں یہ منقول نہیں اس کے جھوٹے ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں نہ کبھی کوئی بادشاہ ہوا اور نہ ہی کوئی وزیر حضرت صادق کی پیدائش " ایک روایت کے مطابق 8 رمضان 80ھ میں ہوئی اور دوسری کے مطابق 7 ربیع الاول 83ھ میں ہوئی ان کی وفات پر اتفاق ہے کہ 15 شوال 148ھ میں ہوئی ان کی عمر عزیز کے تقریباً 52 سال خلفائے بنی امیہ کے عہد میں گزرے جن کا دارالخلافہ دمشق تھا باقی سال بنو عباس کے دور خلافت میں گزرے جنہوں نے بغداد کو اپنا دارالخلافہ بنا لیا تھا معلوم ہوا کہ 22 رجب (جعفر صادق کا یوم پیدائش ہے اور نہ ہی یوم وفات) درحقیقت اہل تشیع کے ہاں اس دن کاتب وحی اورام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر خوشی منائی جاتی ہے جب اہل سنت والجماعت تک بات پہنچی تو اس کو داستان عجیب (کے ذریعہ ایک نئی صورت دے دی گئی۔ (ص13۔14

مزید آنکہ حضرت جعفر کی طرف منسوب عبارت شرکیات سے پر ہے جس سے وہ کوسوں دور تھے قرآن نے شہادت دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی فریادرس نہیں ہے:

أَمَّن يُجيبُ المُضطَرَّ إِذا دَعاهُ وَيَكشِفُ السّوءَ ... سورة النمل ٦٢

کون ہے جو مجبور کی پکار سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے۔ " اور نفع ونقصان کا مالک وہی مختار کل ہے قرآن میں سورۃ یونس، الاعراف، الانعام، الانفطار، المومن وغیرہ کی متعدد آیات میں اس با" ت کی صراحت موجود ہے۔ «ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن» اور وسیلہ بذات المخلوق کفار مکہ کا عقیدہ تھا جس کی سورۃ الانعام اور سورۃ یونس میں واضح الفاظ میں تردید کی گئی ہے یہ شواہد ہیں کہ حضرت جعفر صادق جیسی عظیم ہستی مجسمہ تعلیمات کتاب وسنت اس کے منافی حکم صادر نہیں کرسکتے لہذا ان کی طرف منسوب حکایت جھوٹی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص615

محدث فتویٰ